

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 08 جنوری 2013ء بمطابق 25 صفر
1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجے دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمْسَانِيكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَأَعْلَمُوا
أَنْمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ
يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔
(ترجمہ): اے ایمان والو تم اللہ اور رسول کے حقوق میں خلل مت ڈالو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں
خلل مت ڈالو۔ اور تم تو اس کو (مضر ہونا) جانتے ہو۔ اور تم اس بات کو جان رکھو کہ تمہارے اموال اور
تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بھاری اجر
(موجود) ہے۔ اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم
سے تمہارے گناہ دور کرے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions` Hour': Noor Sahar Sahiba, Question No.?

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 23۔

جناب سپیکر: جی۔

* 23 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صنعت، حرفت و ٹیکنیکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) پچھلے پانچ سالوں میں فنی تعلیمی پراجیکٹ کیلئے قرضے استعمال نہ ہونے کی وجہ سے واپس کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو قرضوں کی مالیت، دیئے گئے سود کی تفصیل اور ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات و فنی تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں فنی تعلیمی منصوبے کے قرضے استعمال نہ ہونے کی وجہ سے واپس کئے گئے ہیں۔ استعمال نہ ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1- 15.7 ملین ڈالر کے منصوبے میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضے کے معاہدے اور خیبر پختونخوا حکومت اور وفاقی حکومت کے منظور کردہ منصوبے کے پی سی ون میں 6 ملین ڈالر کے اجراء (Components) میں فرق تھا جس کی وجہ سے منصوبے کے آگے بڑھنے کا عمل بہت سست رفتار تھا۔

2- ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ کے مطابق منصوبے کا ڈیزائن مقامی حالات کے مطابق حقیقت پسندانہ نہیں تھا اور نہایت پیچیدہ تھا حالانکہ منصوبے کا پی سی ون ایشیائی ترقیاتی بینک کے کنسلٹنٹ نے تیار کیا تھا۔

3- مندرجہ بالا تضادات دور کرنے کیلئے محکمہ فنی تعلیم خیبر پختونخوا نے مئی 2007، جنوری 2008 اور مارچ 2008 میں ایشیائی ترقیاتی بینک کو قرضے کی محتسگی میں تبدیلی (Reallocation of loan proceeds) کیلئے تجاویز ارسال کیں لیکن ایشیائی ترقیاتی بینک نے کوئی مثبت رد عمل ظاہر نہیں کیا۔

4- اگست 2008 میں ایشیائی ترقیاتی بینک، صوبائی اور وفاقی حکومت کے درمیان سہ فریقی اجلاس اقتصادی امور ڈویژن اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات خیبر پختونخوا

(P&D Department) نے صوبائی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے محکمہ فنی تعلیم کی تجاویز کی تائید نہیں کی اور ایشیائی ترقیاتی بینک کیساتھ قرضہ کینسل کرنے پر راضی ہو گیا۔

(ب) منصوبے کی کل مالیت US\$ 15.7 million تھی جس میں ایشیائی ترقیاتی بینک کا حصہ US\$ 11.00 million تھا۔ کل صرف شدہ قرض SDR 1.261 million (US\$ 1.937 million) تھا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک صرف خرچ شدہ رقم پر ایک فیصد وصول کرے گا۔ اصل زر اور سود کی وصولی 2013 سے نافذ العمل ہوگی۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضہ واپسی کے شیڈول (Amortization schedule) کے مطابق تمام وصولی نومبر 2036 تک مکمل کر لی جائے گی۔

چونکہ فنی تعلیم اور منصوبے (Project) کے افسروں کی (الف) میں دی گئیں وجوہات میں کوئی ذمہ داری نہیں بنتی اور خیبر پختونخوا حکومت یا وفاقی حکومت کو کوئی مالی نقصان نہیں ہوا، اسلئے کسی کارروائی کا جواز نہیں بنتا۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ 'PCR' سے متعلقہ حصوں کی نقول، صرف خرچ شدہ رقم پر سود کے متعلق ایشیائی ترقیاتی بینک سے حاصل کی گئیں معلومات، وضاحت، جدول اور برقیے (Emails) کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: Yes, Sir۔ سر، انہوں نے جو یہ قرضہ لیا تھا اور پھر ADB (Asian Development Bank) کو واپس کیا تو اس پر میرا سپلیمنٹری کونسلین یہ ہے کہ ADB کی رپورٹ کے مطابق محکمے کی جو متعلقہ سیکشن ہے، اس کی کارکردگی خراب تھی جس کی وجہ سے وہ اس کے اہل نہیں تھے تو قرضہ واپس کر دیا گیا ہے جبکہ صوبائی گورنمنٹ جو تھی، وہ Satisfied تھی تو پھر کیا وجہ تھی کہ انہوں نے، یہ کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ سال رکھا اس کو اور پھر واپس کیا تو یہ تو ہمارے صوبے کی بدنامی ہے، ہم قرضہ لیتے ہیں، پانچ چھ سال اس کو اپنے پاس رکھتے ہیں، اس پر کوئی کام نہیں کرتے اور پھر واپس کرتے ہیں تو یہ ہمارا کیا 'میج' جائے گا پاکستان سے اور اس صوبے سے کہ یہ کیا، رقم لی کیوں اور واپس کیوں کی ہے؟ اور ان کی خراب کارکردگی سے گئی ہے تو یہ تو بہت بدنامی ہے ہمارے صوبے کی۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ستار خان۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، یہ سوال اس دن آیا تھا، مطلب پھر یہ پینڈنگ ہو۔ اس میں جو پراجیکٹ ہے: "Pakistan: Restructuring of the Technical Education and Vocational Training System Project (North-West Frontier Province)" اس میں انہوں نے بر ملا کہا ہے کہ صوبائی حکومت کے پی اینڈ ڈیپارٹمنٹ نے صوبائی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے محکمہ فنی تعلیم کی تجاویز کی تائید نہیں کی جس کی وجہ سے یہ پراجیکٹ واپس ہوا ہے۔ اس میں تین Stake holders ہیں، فیڈرل گورنمنٹ، پراونشل گورنمنٹ اور پھر یہ ڈیپارٹمنٹ جتنے ہیں، اتنا بڑا پراجیکٹ Asian Development Bank کا، دوسرے ان اداروں کا، یہ کس وجہ سے اور کس کی یہ مطلب نااہلی ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو سوال کیا گیا، ابھی آپ Repeat کر رہے ہیں، دوبارہ وہی۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: آیا پراونشل گورنمنٹ۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: Repeat نہ کریں، ایک کونسلر جب آجاتا ہے دوسرا Repeat نہ کریں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ مہربانی۔ سر، دا زما کونسلر چہی دے جی، دا دیر زیات Important دے او زہ بہ ریکویسٹ دا کوم چہی لڑ بہ دہی بانڈی د دیر زیات زمونہ دا Procedure پکار دے چہی وگورو۔ سر، دا وگورئی، دوئی لیکلی دی: "ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ کے مطابق منصوبے کا ڈیزائن مقامی حالات کے مطابق حقیقت پسندانہ نہیں تھا اور نہایت پیچیدہ تھا حالانکہ منصوبے کا پی سی ون ایشیائی ترقیاتی بینک کے کنسلٹنٹ نے تیار کیا تھا"۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: لڑ بہ سر، دا Background د پارہ زہ کونسلر کومہ جی۔ سر، داسی دہ چہی پی سی ون، زہ تپوس کوم چہی کوم کوم افسران پہ ہغی بانڈی دستخط کوی۔ دا سر، 'لون' دے۔ فنانس کبھی سر، د دہی نہ مخکبھی ہم تاسو زمونہ یو کمیٹی جو رہ کپری وہ چہی چرتہ مونہ اکثر دا اورو چہی یرہ دا ہغہ

ڊونرز وائی، دا هغه ایجنسی وائی لکيا دی چہی داسہی به کوئی خو زمونبره انٽرسٽ به، ڊیپارٽمنٽ به خپل انٽرسٽ گوری که نه گوری؟ پی سی ون چہی کله سر تاسو پاس کوئی نو کنسلٽنٽ اکثر د بیورو کریسی نه یو کس راشی، هغه چہی دا کول او بیا ڊیپارٽمنٽ په هغہی باندہی Signature کوی نو هغه خو بیا هغه Bank shutdown کړے دے۔ نو دا ټول پی سی ون، دیکبہی چا مفاد کتلے دے د صوبہی چہی دا غلط دے، دا حقیقت پسند نه دے، که نه هغوی ورله پیسہی ور کوی بیورو کریسی له چہی بس ته کنسلٽنٽ شوے او دغه کوئی؟ نو سر، زما کوئسچن دا دے چہی په دہی پی سی ون باندہی چا چا دستخطہی کړی دی جی؟

جناب محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی۔

جناب محمد حاوید عباسی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں صرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال تک محدود رہیں۔

جناب محمد حاوید عباسی: جی سپلیمنٹری ہے۔ جناب، میں صرف ان کی جو 4 اگست 2008 کو ایک سہ ماہی کانفرنس ہوئی تھی اسلام آباد میں، جس میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے لوگ تھے، ہمارے صوبے کے لوگ تھے اور فیڈرل گورنمنٹ کے لوگ تھے، جہاں انہوں نے فیصلہ کیا ان پیسوں کا، میرا معصومانہ سا سوال یہ ہے کہ مجھے بتا دیا جائے کہ ہمارے صوبے سے کس نے نمائندگی کی ہے؟ مجھے یقین ہے کہ کوئی ایسا باہو گیا ہو گا جس نے وہاں یہ کیس ہمارا نہیں لڑا ہو گا۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اس بہت اہم مسئلے پر ہمارے صوبے میں کس نے نمائندگی کی ہے؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ جناب سپیکر، میں تو معذرت کرونگا، یہ تو پہلے بھی بہت شد اور مد کیسا تھہ۔ ہماں بیان ہوا اور اس کے چھ مہینے ہو گئے ہیں، اس میں تو کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ اس وقت بھی یہ کہا تھا کہ پی سی ون اگر غلط تھا تو ان لوگوں کو کیوں نہیں پکڑا گیا اور اتنا بڑا قرضہ آپ نے کیوں کینسل کر دیا؟ ہم تو قرضے مانگ رہے ہیں۔ اتنا بڑا پراجیکٹ کس کی تاہلی پر خراب ہوا، ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

جناب سپیکر: جی آزیبل منسٹر، کون ہے؟

جناب محمود زيب خان (وزير معدنيات و فني تعليم): جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: جي آزيبل محمود زيب خان۔

وزير معدنيات و فني تعليم: جناب سپيڪر، دوي چي کوم ڪوئسچن ڪري دے، دا ڊير اهم ڪوئسچن دے او مونڙه هم په دي باندي ڊيپارٽمنٽ خپل پوره ايڪشن اخسته وو چي وٺي دا قرضه واپس شوي ده؟ دا قرضه په 08-2007 ڪمپني پي اينڊ ڊي ڊيپارٽمنٽ دوي چي ڪله جي Revise ڪرو، دايم ايم اے گورنمنٽ وو او خپل هغه د سي اينڊ ڊبليو ريت زيات شو نو په ديڪمپني 11.5 ملين ايشيئن ڊيويلپمنٽ بينڪ ورڪولي او بقايا پيسي پراونشل گورنمنٽ ورڪولي۔ هلته دوي دغه Increase ڪرل، دا کوم ريتس چي ئے Increase ڪرل، بيا پي اينڊ ڊي ڊيپارٽمنٽ د ايشيئن ڊيويلپمنٽ بينڪ سره هغه پيسي نه ورڪولي، هغه Increase د سي اينڊ ڊبليو، او ايشيئن ڊيويلپمنٽ بينڪ وٺيل چي مونڙ. خو تاسو سره دا Agreement ڪري دے، د دي Agreement لاندې ستاسو زمونڙ سره دغه Agreement ڪري دے، په ديڪمپني به تاسو دا ڪار ’ڪمپليٽ‘ ڪوي۔ پڪار دا وه چي په هغه وخت ڪمپني پراونشل گورنمنٽ چي کوم ريتس زيات ڪري وو، هغه ئے د پراونشل گورنمنٽ د پيسو نه ورڪري وے نو دا سکيم به ڊراپ شوي نه وو، په ديڪمپني دا قرضه به هغوي ڊراپ ڪري نه وه۔ هغوي د دي ڄاڻي نه، زمونڙ ڊيپارٽمنٽ هم دوي په دغه ڪمپني نه وو اخسته، On board نه وو اخسته پي اينڊ ڊي ڊيپارٽمنٽ، څنگه چي جاويد عباسي صاحب او وٺيل چي څوڪ تله وو؟ د پي اينڊ ڊي ڊيپارٽمنٽ نه نمائنده تله وو، زما په خيال چي سيڪريٽري پي اينڊ ڊي تله وو، زما چي کوم معلومات دي د هغي متعلق او هغوي هلته د ڊيپارٽمنٽ نه بغير دا دغه چي وو واپس ڪري وه چي د دي نه مونڙ ته نقصان دے او پراونشل گورنمنٽ نورې پيسي، Already ADP شوي ده او نورې پيسي نه شي ورڪولي او په ديڪمپني مونڙ بالڪل وايو چي ديڪمپني پراونشل گورنمنٽ او دي ٽيڪنيڪل ايجوڪيشن ڊيپارٽمنٽ ته ڊير زيات نقصان شوي دے، دوي هر ڇه چي وائي خو نقصان په دي وجه شوي دے چي ڪه اوس تاسو د ڊالرز ريت راواخلي او د هغه وخت ريت راواخلي، ڪه دا منصوبي مڪمل شوي وے نو نن به هغه منصوبه يو په پينڇه باندي زيات ته وه۔ نو زما خو دغه جي۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس پکنبی غلطی د چا دہ؟ غلطی کس کی ہے؟
 وزیر معدنیات و فنی تعلیم: غلطی جی، غلطی پہ ہغہ وخت کنبی د ہغہ زور حکومت
 دہ چہ ہغوی خیل Annual Development ----
 جناب سپیکر: د ہغوی خبرہ، اس کی بات تو ختم ہوگی، بات تو آپ کے وقت کی آرہی ہے؟
 وزیر معدنیات و فنی تعلیم: نہ زمونہ پہ وخت کنبی دا نہ دہ شوہی جی، زمونہ نہ
 مخکنبی دا قرضہ چہ دہ، د ہغی وخت گورنمنٹ چہ دے ----
 جناب سپیکر: ہم ہغہ وخت کنبی ڈراپ شوہی وہ؟
 وزیر معدنیات و فنی تعلیم: ہم ہغہ وخت کنبی، دا ہغوی ورسرہ منلی نہ وہ او وئیل
 ئے مونہ Increase نہ ورکوؤ 2008 کنبی۔
 جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!
 مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، دا خودی گورنمنٹ ----
 (شور)

جناب سپیکر: یا تو ایسا کریں کہ اس کیلئے نوٹس دے دیں اور ڈیپٹ اس پر پرسوں کر لیں، پورا Day اس پر
 گزار لیں۔ Next Question, Noor Sahar Bibi
 Ms. Noor Sahar: Question No. 24.

جناب سپیکر: جی۔
 * 24 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صنعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) انڈسٹریل ٹریننگ بمعہ Training of Demonstration Parties محکمہ کی ذمہ
 داریوں میں شامل ہے؟
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چار سالوں میں محکمہ نے کیا اقدامات کئے، ایگزوائز
 تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب سمیع اللہ خان علیزئی (وزیر صنعت و حرفت) (جواب وزیر معدنیات و فنی تعلیم نے پڑھا):
 (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ چار سالوں کے دوران چھوٹی صنعتوں کے ترقیاتی ادارہ، ایس آئی ڈی بی نے صوبہ بھر میں مختلف مقامات پر قائم شدہ فنی تعلیم / ہنر کیلئے تربیتی مراکز کے ذریعے مختلف شعبہ جات میں 3770 افراد (خواتین / مرد) کو نصابی / عملی تربیت فراہم کی جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے:

کل تعداد	سالانہ فارغ شدہ طلباء و طالبات کی تعداد				کورس کی مدت	تربیتی شعبہ	نمبر شمار
	2011	2010	2009	2008			
2560	1050	870	360	280	چھ مہینے	کمپوٹرز کی سلائی کڑھائی / کشیدہ کاری	01
520	165	100	157	98	چھ مہینے	دستکاری / ماربل موزیک	02
60	10	10	20	20	ایک سال	ٹیکسٹائل / اونی شال بانی	03
75	20	20	15	20	ایک سال	قالین بانی	04
167	50	50	40	27	تین اور پانچ سال	فرنیچر سازی	05
138	30	30	30	48	چھ مہینے	چمڑہ سازی	06
90	---	---	30	60	ایک سال	لائٹ انجینئرنگ	07
160	---	---	60	100	چھ مہینے	گاڑیوں کی مرمت سازی	08
3770	1325	1080	712	653	کل تعداد		

دوران تربیت ہر طالب العلم کو -/500 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے، یہ رقم صوبائی حکومت اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام سے ایس آئی ڈی بی کو جاری کرتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Noor Sahar: No Sir, satisfied.

Mr. Speaker: Thank you. Again-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی سوال نمبر، سوال نمبر خہ دے؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، سپلیمنٹری سوال ہے جی۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری۔

مفتی کفایت اللہ: اس میں جی سپلیمنٹری یہ ہے کہ نمبر شمار 3 میں انہوں نے جو ٹیکسٹائل / اونی شال بانی

کیلئے ٹریننگ دی ہے تو پہلے سال 2008 میں 20 لوگ تھے، 2009 میں 20 لوگ تھے لیکن 2010 اور

2011 میں یہ 10, 10 ہو گئے تو چیز بڑھتی ہے، ضرورتیں زیادہ ہوتی ہیں کہ ضرورتیں کم ہوتی ہیں؟

اور سپیکر صاحب، پہلے سوال کا جواب تو تیار سے نہیں دیا تھا، پتہ نہیں اس کا کیا حال ہوگا؟

جناب سپیکر: وہ تو آپ لوگ اس پر Detailed بحث کریں گے، اگر نوٹس دیا، کمیٹی میں تو آپ لوگ آتے

نہیں ہیں، ویسے کہہ دیتے ہیں اور پھر میسنگ کیلئے بھی نہیں آتے۔ جی آریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمود زبیر خان (وزیر معدنیات و فنی تعلیم): دا د چا دے؟ دا خو زما کوئسچن نہ

دے کنہ؟

جناب سپیکر: تہ جو رہی ہد و پہ سوال ہم پوہہ نہ شوہی چہی ہغہ خہ اوغو بنبتل؟

وزیر معدنیات و فنی تعلیم: نہ دا خو، 24 خو زما کوئسچن نہ دے جی۔ (تہقہ)

جناب سپیکر: کس کا ہے؟

وزیر معدنیات و فنی تعلیم: دا د اندستری، اندستریل دیپارٹمنٹ کوئسچن دے جی۔

جناب سپیکر: آپ سب ذمہ دار ہیں، جو بھی وزیر صاحب کھڑا ہو جائے، وہ ذمہ دار ہے۔ اب آپ کھڑے

ہیں، آپ بیٹھ نہیں سکتے۔ (تہقہ)

(تالیاں)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! دا بنار نا پرسان دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہی نا اور کیا؟

وزیر اطلاعات: چچی دا چا پہ مرئی پھانسی فٹ شوہ، بس ہغہ بہ پھانسی کیری۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی۔۔۔۔

وزیر معدنات و فنی تعلیم: نہ نہ، زما کوئسچن نہ دے کنہ، بس جی کمیٹی تہ ئے

ولیری جی نو۔ (قہقہہ) کمیٹی تہ دا کوئسچن ولیری جی منسٹر صاحب ئے نشتہ، کمیٹی تہ ئے حوالہ کړی جی اوس منسٹر نہ راخی، کمیٹی تہ ئے حوالہ کړی۔

جناب سپیکر: پھر یہ، کمیٹی کو کیا، جیلخانہ جات کو، جیلوں میں بھیج دیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! اس ڈیپارٹمنٹ کے اتنے وزیر بدل چکے ہیں کہ اب پتہ ہی نہیں چلتا، ہمیں بس صرف یہ بتایا جائے جناب سپیکر کہ یہ کس منسٹری سے Relate کرتا ہے اور اس کا وزیر کون ہے؟

(آوازیں / شور)

جناب سپیکر: خدا ایسا حیران کرے ہر کسی کو، ہر کسی کو ایسا حیران، کوئی شعر ہے آپ کے پاس؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں ایک شعر کہنا چاہتا ہوں۔

وزیر اطلاعات: وہ پوچھ رہے ہیں کہ وزیر کون ہے؟ تو صرف اتنا بتا دیتا ہوں، شاید کسی کو پتہ نہ ہو، سمیع اللہ

علیزی اس کا نام ہے، ڈمی آئی خان کارہنے والا ہے، سمیع اللہ علیزی، تو آپ کی پہچان کیلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو خوب بھاری بھاری وزیر ہیں، آپ کو تو پتہ ہونا چاہیے۔

وزیر اطلاعات: آنے میں ذرا دیر لگتی ہے۔ (قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! میں ایک شعر سنانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، شعر سنا سکتے ہو بات نہیں کر سکتے۔

مفتی کفایت اللہ: شعر سناؤ گا جی۔ تاسو ما تہ وئیلی دی کنہ جی؟

جناب سپیکر: تہ او وایہ، ہغہ وائی۔ (قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: زہ بہ شعر او وایمہ جی۔ دا زہ خو وایم جی د دې تلاش کمشد گئی د

پارہ یو اشتہار د دې وزیرانو ولگکوی، دا وزیران رانغلل، مونبرہ واک آؤت ہم

وکړو او ډیر شور موہم وکړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان نے شاید پھر روڈ بلاک کیا ہوا ہے۔

مفتی سید جانان: (مقدمہ) وہ سارے وزیر ادھر سے آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ ڈی آئی خان سے آرہا ہے اور روڈ پھر بلاک ہوا ہے شاید۔

مفتی کفایت اللہ: میں وزیر صاحب کی خدمت میں ایک شعر کہنا چاہتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: میں وزیر صاحب کی خدمت میں ایک شعر کہتا ہوں۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی
جناب سپیکر: شکریہ۔ جی نور سحر بی بی، سوال نمبر؟ یہ پرائم ٹائم ہے پرائم ٹائم، تھوڑا سا تاخیر کیلئے گپ شپ
لگائیں لیکن کام بھی ذرا جلدی، جی۔

محترمہ نور سحر: سر، کونسیجین نمبر 25 ہے لیکن یہاں بھی منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں سر۔

جناب سپیکر: 25 جی۔

* 25 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر لیبر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں چائلڈ لیبر کا قانون موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چار سالوں کے دوران مذکورہ قانون کے تحت درج شدہ

اور زیر التواء کیسز کی تفصیل ایئر وائر اور ضلع وائر فراہم کی جائے؟

جناب شیراعظم خان وزیر (وزیر محنت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، صوبے میں

چائلڈ لیبر کا قانون موجود ہے جس کا نام قانون بابت مشقت اطفال، مجریہ 1991، (Employment of

Children Act, 1991) ہے۔

(ب) گزشتہ چار سالوں میں محکمہ محنت کی چائلڈ لیبر کے قانون کے نفاذ کے سلسلہ میں ایئر وائر کارکردگی

درج ذیل رہی ہے:

سال	درج شدہ کیسز	فیصلہ شدہ کیسز	زیر التواء کیسز
2008	52	22	122
2009	151	89	184
2010	163	20	327
2011	188	348	167

مندرجہ بالا اعداد و شمار تمام صوبے کیلئے ہیں کیونکہ صوبہ کے تمام اضلاع میں محکمہ کے دفاتر موجود نہیں اور ضلعی سطح پر ہر ضلع میں یہ اعداد و شمار بھی موجود نہیں ہوتے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: جی۔ سر، منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پھر وہی حالات ہیں۔ سر، ادھر صرف میرا یہ Objection ہے کہ یہ کیسز 52 تھے پہلے سال میں، اب 188 پر پہنچ گئے۔ بجائے یہ کہ ہم اس کو کم کریں تو یہ تو زیادہ ہو رہے ہیں؟ آخر میں تو بس یہی۔۔۔۔۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: زہ جی یو کوٹسچن کوم۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔ ودریہ بی بی، دا مفتی صاحب بہ وکری، بیا تاسوا او وائی۔ مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: سر، دا جی لکہ دے بی بی بی بی چی کومہ خبرہ وکرہ، ہم دغہ خبرہ زہ کوم جی۔ دا پہ سن 2008ء کبھی 122 کیسونہ دی او پہ سن 2009ء کبھی 184، پہ سن 2010ء کبھی 327 او پہ سن 2011ء کبھی 167، دا جی کمیدل پکار دی مطلب دا دے دا خور و زیاتیری، دا پکار دہ چی د دے شرح کمیدلی، دا د کالونو کالونو پہ نسبت باندھی مطلب دا دے دا ولپی زیات شوی دی؟ او بل دغہ سوال کبھی دوی غوبنتی دی "اور زیر التواء کیسز کی تفصیل ایئر وائر اور ضلع وائر فراہم کی جائے؟" دیکبھی جی بالکل ہم مطلب دا دے د ضلعو تفصیل نشہ چی پہ کومو ضلعو کبھی خومرہ خومرہ کیسونہ راغلی دی، دا نشہ ور کبھی۔

جناب سپیکر: جی مسرت شفیع بی بی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: دیکبھی جی زمونر یو سپلیمنٹری کوٹسچن دا دے چی کوم فگرز کبھی دوی بنائی چی "درج شدہ کیسز" نو چی درج شدہ کیسز چی دی، ہغہ 52 دی، فیصلہ شدہ 22 دی نو فگرز خو غلط دی، زیر التواء 122 نو It means 122 plus ہغہ کری نو ہغہ چی کوم خائے فگرز، دا غلط دی جی، کاؤٹینگ ئے ہم وکری چی درج شوی صرف 52 دی نو بیا 122 خنگہ ہغہ کیدے شی؟

جناب سپیکر: آزیبل لاء منسٹر صاحب۔

برسٹرا ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اول خو مسرت شفیع صاحبہ داسی دہ جی چہی دا کیسز درج شدہ 2008 کبھی 52 دی، بیا فیصلہ شدہ کیسز 22 دی، زیر التواء، پینڈنگ چہی کوم دی 122، مطلب دا دے تیر شوی 07-2006 یا 2005 نہ چہی کوم راروان دی، د اہغہ تعداد بنائی نو لہذا پہ دہی فگرز کبھی ہیخ غلطی نشتہ، دا بالکل تھیک فگرز دی۔ بل زہ بالکل د دہی سرہ Agree کومہ چہی یرہ د 2008 پہ مقابلہ کبھی بیا پہ 2009 کبھی یو Drastic change دلته شوے دے، د 52 نہ 151 لکہ تقریباً سل کیسز یعنی 200% یا 300% raise شوی دی، نو دا بہ زہ وایم چہی یرہ لکہ د دہی دیپارٹمنٹ سرہ د بد قسمتی نہ پہ دسترکت لیول باندہی د دوی سرہ ہغہ شان Strength نشتہ نو اوس منسٹر صاحب دا وئیلی دی چہی یرہ زہ دسترکت کیڈر بہ پہ دیکبھی مطلب دا دے چہی مونر بہ خیل آفیسرز Depute کوؤ ان شاء اللہ حکہ چہی د دہی صحیح مانیتیرنگ نشتہ او چہی کوم Affective monitoring system پکار دے، ہغہ نشتہ خو دا ضرور دہ چہی یرہ دا پہ مونر تولو باندہی یو Joint responsibility دہ، پہ تلو ہاؤس باندہی چہی ایم پی ایز د خیلو حلقو کبھی گوری، کہ داسی خہ دغہ کیڈری، چائلڈ لیبر شوک استعمالوی نو ہغہ د رپورٹ کوی متعلقہ دیپارٹمنٹ تہ، د دوی بہ مونرہ شکر گزار یو۔ ان شاء اللہ مونرہ کوشش کوؤ چہی یرہ مونرہ خیل Strength capacity building وکرو او پہ دہی مشکلاتو باندہی قابو راپینش شی ان شاء اللہ۔

Mr. Speaker: Noor Sahar Bibi again, Question number?

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 26۔

جناب سپیکر: جی۔

* 26 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر لیبر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پشاور، مردان اور ہری پور میں قائم سکولوں کے اساتذہ کو تنخواہ لیٹ ملتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شیرا عظیم خان وزیر (وزیر محنت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سکولوں بشمول دیگر تمام سکولز جو کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر سایہ چل رہے ہیں، کو کبھی کبھار تنخواہ لیٹ ملتی ہے۔

(ب) ورکرز ویلفیئر بورڈ پشاور مالی لحاظ سے ورکرز ویلفیئر بورڈ اسلام آباد کے تحت چل رہا ہے۔ جیسے ہی ورکرز ویلفیئر بورڈ اسلام آباد سے تنخواہ کی رقم ہمیں مل جاتی ہے، ہم اس کو فوراً سکولوں کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

محترمہ نور سحر: سر، سپلیمنٹری خو نشته خو یو منت راکړئ یو خبره کوم د سوال لحاظ سره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیا بل وخت چې سپلیمنٹری پرې نشته۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: نه سر، هسې یو خبره ده هم د دې سوالونو لحاظ سره چې زه کله سوالونه کوم نو منستران صاحبان پرې خفه کېږي۔ زما اصل مطلب دا دے د سوالونو کولو نه چې زه د ډیپارټمنټ اصلاح وکړم، د صوبې اصلاح وکړم، دې عوامو ته ریلیف ورکړم او چې کومې مسئلې دي چې هغه حل کړو۔ پرون منستر صاحب خفه شوه و چې دا د هغه خپل الفاظ واپس واخلي، زما هرگز دا مطلب نه وو چې دوی ته مې ډائریکټ خبره کوله، ما د ډیپارټمنټ عملې ته چې کوم کسان پکښې ملوث دي او هغه کسان چې دي نو هغوی پراجیکټ کمیټیایې ورکړی دي، زما هغوی ته اشاره وه۔ زه به چرته هم دوی ته داسې، دا زمونږه مشران دي او خبره دا ده چې زما د کوئسچن مطلب صرف د صوبې او د ډیپارټمنټ اصلاح ده، زما په دیکښې خپل ذاتیات هیڅ نشته چې زه د چا سره په ذاتیات باندې راځم۔

جناب ثاقب اللہ خان پښتني: زما یو سپلیمنٹری کوئسچن دے سر، زما د اضمنی کوئسچن ډیر ضروری دے۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان پښتني: ډیره مهربانی۔ سر، دا (ب) جواب تاسو وگورئ جی، په دیکښې ئے دا لیکلی دی چې کله دا ویلفیئر فنډ اسلام آباد ته ملاوېږي او د

ہم نے نہ پس چہی دے جی ویلفیئر فنڈ دا ڈائریکٹ بیا مونر تہ چہی ملاؤ شی سر، نو د دہی حکومت خہ خبرہ کوی لگیا دے؟ چہی اوس د 18th amendment نہ پس دا Devolved دیپارٹمنٹس دی چہی دا پیسی، رقم ٲول ڈائریکٹ صوبہی تہ ملاو پری او بیا د صوبہی د طرف نہ دا عی، د دہی خہ خبرہ روانہ دہ او کہ روانہ دہ نو د دہی چرتہ پوری رسید لی دہ، خہ Update د را کری سر؟

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر فاضل صاحب، ڈاکٹر اقبال دین فاضل صاحب، مائیک جی آپ چھوڑ دیں، وہ آن کریں گے۔

ڈاکٹر اقبال دین: د لیبر د سٹینڈنگ کمیٹی چیئرمین زہیم او د دہی نہ مخکنہی ہم د ورکرز ویلفیئر بورڈ پہ بارہ کبہی کونسنجن دہی اسمبلی تہ راغلی وو، اسمبلی کمیٹی تہ ریفر کرو او منسٹر صاحب د ہمہی د جواب د پارہ کمیٹی تہ د راتلو تکلیف ہم نہ گوارہ کولو بلکہ دائے وئیل چہی چونکہ فنڈنگ مونر تہ د اسلام آباد نہ کبہی نو مونر ہیخوک، نہ زہ تا تہ جوابدہیم او نہ دہی کمیٹی تہ جوابدہیم او نہ زما ڈائریکٹر یا بل شوک تاسو تہ جوابدہ دے، نو چہی سٹینڈنگ کمیٹی تہ ہم ہغوی پہ دیکبہی جوابدہ نہ دی نو دل تہ کبہی دا سوالونہ ولہی راور لہی کبہی، ولہی دل تہ ڈسکس کبہی، زہ پہ دہی نہ پوہیرم؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب سوال، کوئی سوال، جی سپلیمنٹری کوسچن۔

مفتی کفایت اللہ: نہ جی، دا جز (ب) جی "ورکرز ویلفیئر بورڈ پشاور مالی لحاظ سے ورکرز ویلفیئر بورڈ اسلام آباد کے تحت چل رہا ہے۔ جیسے ہی ورکرز ویلفیئر بورڈ اسلام آباد سے تنخواہ کی رقوم ہمیں مل جاتی ہیں، ہم اس کو فوراً سکولوں کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتے ہیں" دوئی پہ جز اول کبہی دا وائی چہی زمونرہ تنخواگانہی لیت کبہی او بیا دا وائی چہی کلہ ہغوی پیسہ را کری نو مونرہ فوراً پیسہ مخکنہی منتقل کرو۔ د دہی دوارو سوالونو د جواب نہ پتہ لگی چہی پہ دہی مینخ کبہی ڈیرہ زیاتہ بہی ضابطگی دہ۔ دا خو داسہی بنکاری یو خیراتی ادارہ دہ پرائیویٹ او کلہ دغہ پیسہ خلق پہ چندہ بانڈی، کلہ زیاتہی شی کلہ کمہی شی نو ہغہ چندہ جمع کولو کبہی مونرہ لیت شو خکہ تنخواہ لیت شی۔

دا خو جي سرڪاري ملازمت دے ، Permanent ملازمت دے ، په ديکينبي تنخواه
ولپ ليت کيڙي او وزير صاحب په دي خه ايڪشن اخسته دے ؟
مياں افتخار حسين (وزير اطلاعات): جناب سپيڪر صاحب!
جناب سپيڪر: جي۔

وزير اطلاعات: سپيڪر صاحب، دا جواب خو به جي ارشد عبداللہ صاحب ورکوي۔
دا يوه خبره چي دوي وکڙه چي مرکز به د دي مطلب دا دے تپوس کوي او هغلته
به سوال کيڙي چي وزارت د صوبي وي او صوبائي اسمبلي وي او پراپر تي زما د
دي فلور وي، جواب به مرکز څنگه کوي، لکه دا خه تک دے جي؟ داخو داسي
خبره ده، زه تاسو ته وایم ڇکه آئي پي سي ڊي پيار تمننٽ شته چي چرته که زمونڙ د
مرکز سره هم تعلق وي يا خو به مونڙ دلته جواب نه ورکوؤ، Clear cut د او وائي
چي دا زمونڙ بزنس نه دے، که بزنس زما دے، سوال راخي او جواب مطلب دا
دے چي دا به گني ذمه وار به مرکز وي، داسي نه ده، جناب سپيڪر صاحب،
کومه خرچه چي په صوبه کينبي کيڙي، که مرکز مونڙ له را کوي هم خو صوبائي
اسمبلي د دي اختيار لري چي د دي تپوس وکڙي چي دا په کومه طريقه
استعمال ڀيري او څنگه استعمال ڀيري او مونڙه د اسمبلي کميٽيو ته هم جوابده يو چي
هغه د دي خلقو، د عوامو په خوبنه باندي جوڙي دي او د مسئلو د حل د پاره
جوڙي دي، لهدا زه د يو منسٽر په حيثيت دا خبره لکه د حکومت په حواله چي
زمونڙ يو ممبر دا گيله وکڙه، که دا خبره وي، بالکل مونڙه د دي خبري جوابده
يو، د دي اسمبلي ممبران يو، اول اسمبلي ده، ممبري ده، دهغي نه پس چي کوم
دے نو وزارت دے، لهدا بالکل مونڙه کوآپريشن به کوؤ او که داسي خه خبره
غلط فهمي پيدا شوي هم وي، آئي پي سي ڊي پيار تمننٽ دے چي د مرکز سره تعلق
لري، تاسو دلته سوال کوئي، جواب هر خه کوئي، مونڙه ته به ئے حواله کوئي، د
آئي پي سي په Through باندي به ئے مونڙ د مرکز نه تپوس کوؤ خو تهپيڪ به دي
اسمبلي ته چي کوم دے دهغي وضاحت راخي۔ پکار ده د دي اسمبلي دا چي کوم
دے، د دي مطلب دا دے، دا د دي که ما سره اختيار نشته نو بيا به سوال نه
راخي او چي سوال راخي۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: تهپيڪ شوه جي۔ پرويز احمد خان، پرويز احمد خان، سوال نمبر؟۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس د دی دومره اورد تمہید میاں صاحب وترو لو نور پری نہ پوہیبری
جی۔

وزیر قانون: زہ سر، دا وضاحت کوم جی۔

جناب سپیکر: بس ہغہ ختمہ شوہ، ہغہ لارو، 136، دا 'کوئسچنز آور' دے،
لیجسلیشن دومرہ پروت دے۔

وزیر قانون: سوال وشو سر خو جواب پاتے دے، زہ جواب ورکوم، ہغہ جواب خو
ما ورنکرو؟

جناب سپیکر: بنہ خہ، خہ وایی تاسو او وایی۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: د دیپارٹمنٹ جواب دا دے جی چہ دا پہ دے فلور باندی مونرہ
مخکبئی ہم وئیلی دی چہ د 18th amendment د لاندی ورکرز ویلفیئر بورڈ
چہ کوم وو، ہغہ راغے Devolve شو صوبی تہ خود ہغی زمونر د صوبی د
پارہ یو ڈیر تباہ کن اثرات وو۔ دے وخت کبئی پہ کرورونو اربونو روپو فنڈونہ
چہ کوم دی مرکز ٹول، ٹول پاکستان چہ پہ کوم خائی کبئی اندستیرو روانہ دہ،
د ہغہ خائی نہ پہ اربونو روپی راروانی دی زمونر دے صوبی تہ او د
Devolution سرہ مطلب دا دے دا بالکل خیلہ صوبہ غرق کول وو، نو بیا زمونر
کابینہ ہم دا مشترکہ یو سفارش وکرو او مرکز سرہ مونرہ دا خبرہ Take up کرہ
او ہغہ منسٹر صاحب ہم ڈیر تکرہ منسٹر دے، ہغہ خیل کیس ہغلته Plead کرو
او دا دوبارہ لارو، مرکز تہ دا دیپارٹمنٹ حوالہ شو نو اوس چہ کوم دے جی د
دے چونکہ دا د دغہ نہ راخی، د نیشنل اسمبلی پہ بجٹ کبئی دا پیسی پاس
کیزی نو ہغلته چہ زمونر کومہ پی اے سی دہ، مرکزی نیشنل اسمبلی کبئی بہ
ہغلته دوی جواب ورکوی، دا فنڈ د ہغہ خائی نہ راخی او ترخو پوری د دے
سوال جواب دے نو د دسمبر 2012 پورہ چہ خومرہ Arrears outstanding وو،
ٹولی تنخواگانہی ئے In time ورکری دی خوان شاء اللہ آئندہ بہ ہم کوشش کوؤ
چہ In time ہر خہ کیزی۔

جناب سپیکر: جی پرویز احمد خان، سوال نمبر؟

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، سوال نمبر 136۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زہ یوہ خبرہ کوم سر۔

جناب سپیکر: دا 'کونسنجنز آور' دے جی، ڈیبیٹ پرې نہ کبیری۔ جی پرویز احمد خان۔

جناب پرویز احمد خان: 136 دے جی سوال نمبر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 136 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ PK-16 میں ہزاروں ایکڑ پہاڑی رقبہ جات جہاں پانی میسر ہے، حکومت کی ملکیت ہے جس پر جنگلات لگانے کے بہتر مواقع موجود ہیں؛

(ب) دریائے کابل کے شمالاً جنوباً ایریا میں باآسانی الاچی کے جنگلات گوائے جاسکتے ہیں جو کہ ضلع نوشہرہ کی خوبصورتی، زمینی کٹاؤ سے بچت اور محکمہ کی آمدن کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ جگہ پر کب تک جنگلات گوانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) حلقہ PK-16 میں محکمہ جنگلات کا کوئی ایسا ملکیتی رقبہ نہیں ہے جو ہزاروں ایکڑ پر مشتمل ہو اور جہاں پانی میسر ہو۔

(ب) محکمہ جنگلات دریائے کابل کے شمالاً جنوباً ایریا میں مطلوبہ جنگلات گوا سکتا ہے بشرطیکہ مالکان اراضی بھی اس سلسلے میں تعاون کریں اور مال چرائی سے اجتناب کریں، البتہ تجویز کردہ شجر کاری کیلئے باقاعدہ سروے کر کے سکیم کاپی سی ون محکمہ تیار کرے گا جس کیلئے اے ڈی پی میں خصوصی فنڈز مختص کرنے پڑیں گے۔

(ج) محکمہ جنگلات اس سال جاری ترقیاتی سکیموں کے تحت مذکورہ تجویز کردہ علاقے میں 50 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کرے گا۔ دو یونٹ فارمرز سرسی (نی یونٹ دس ہزار پودہ جات) دلچسپی لینے والے زمینداروں کو دے گا اور مذکورہ بالا دونوں رقبہ جات پر تجویز کردہ شجر کاری کیلئے فزبیلٹی سٹڈی کر کے سکیم کاپی سی ون بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس طرح اگلے سال 2013-14 سے باقاعدہ شجر کاری شروع ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پرویز احمد خان: دا جواب جی ملاؤ شوے دے پہ (الف) جز کبني چي يره دا مونبر سره ملكيتي دغه نشته، جنگلات هغه خئي كبني مونبر لگوؤ چي زمونبره خپل ملكيت وي۔ آيا د دوي په نالچ كبني دا شته چي تر اوسه پوري د مانكي شريف په غر كبني د شلو كالو راسي محكمه جنگلات بلا بوتی لگولی دی، آيا دا ملكيت د جنگلاتو وو؟

Mr. Speaker: Ji honourable Minister Sahib for Environment, please.

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، دوي چي کوم سوال کرے دے جی چي د حکومت حکومتی رقبه چي ده، هغه دغه خائي كبني موجود ده، نو په دي حواله باندي مونبر وايو چي د محكمه جنگلات دغه خائي كبني زمكه نشته چي په هغې باندي هغوی پلانتيشن وکړی خو البته هغلته كبني د پير سباق د محكمه زراعت 437 ايكر زمكه ده چي په هغې كبني 330 ايكر زمكه چي ده، هغه د هغوی زیر کاشت ده او 137 ايكر زمكه د بلينگ، روډز او په دغه نور خيزونو باندي مشتمل ده۔ په کنډرو كبني د محكمه تعليم 400 کنال زمكه ده چي هغه د هغوی په تصرف كبني ده۔ د دي نه علاوه دوي ته مونبر دا گزارش کرے دے، که داسي څوک وي چي مقامی خلق کوآپريشن کوی او فارست ته خپله زمكه ورکوی نو فارست د هغې د پاره په راتلونکی دغه كبني د پچاس ايكر او سره د دوه يونټو نرسرو دا وعده مونبر کوؤ چي دوي له به دا مونبر وکړو خو هغه چي د کومو خلقو زمكه ده چي هغوی دا اوواني چي زمونبر په دي زمكه باندي پلانتيشن وکړي، که دوي د مانكي شريف په حواله باندي خبره کوی، نو هغه خلق،، هغه Owners چي دي، هغوی به فارست ته خپله زمكه ورکړي وي ځکه به پرې پلانتيشن شوے وي۔ نو که داسي څه سکيم وي د دوي سره او هغوی رضا وي پرې نو يقيناً چي فارست به د هغې د پلانتيشن د پاره ضروری اقدامات وکړي۔

جناب سپیکر: جی پرویز احمد خان Again، بل سوال نمبر څه دے؟

جناب پرویز احمد خان: واجد علی خان خودا جواب را کړو بهر حال زمونبره د حکومت حصه ده او بس چي دوي او وټيل نو د دوي سره مونبر كبنينو که څه كيدے شی نو

مونر بہ خپلو خلقو ته او وایو خو بهر حال دوی مانکی شریف کنبې ورکړی دی،
هغه هم دغه شان خنگه چې زما د کلی او د علاقې غردے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: او جی۔

جناب پرویز احمد خان: هم هغه پوزیشن دے خود دې جنگلاتو د طرف نه هغوی ته
مکمل د هغه تائم سره د گورنر په وینا باندې نصر اللہ ختک صاحب ته۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نه هغه دوی هم او وئیل چې مونرہ درکوؤ خو که تاسو
-----Voluntarily

جناب پرویز احمد خان: تھیک شوہ جی، تھیک شوہ جی، مطمئن یم۔

جناب سپیکر: جی پرویز احمد خان، سوال نمبر؟

جناب پرویز احمد خان: بل جی دا سوال نمبر دے، پہ دې باندې خو جی د معدنیات
سوال دے، نمبر پرې هډو شته نہ۔
جناب سپیکر: 151۔

جناب پرویز احمد خان: 151 دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 151 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نوشہرہ میں سال 2002 سے تاحال محکمہ نے دریا کے شمالی علاقے پیرسباق، مصری بانڈہ،
میشک، مغلکی اور نندرک میں کئی افراد کے نام 'لیز' قواعد و ضوابط کے مطابق الاٹ کئے ہیں، نیز بااثر ہولڈر
محکمہ سے بوگس طریقے سے 'لیز' الاٹمنٹ کرا لیتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ دیہاتوں کے ہزاروں ایکڑ پھاڑوں کا 'لیز' کن کن افراد کو دیا گیا ہے، نام و پتہ کی تفصیل فراہم
کی جائے؛

(ii) موضع پیرسباق، مصری بانڈہ، میشک، مغلکی، نندرک اور عیسی میں عوام کے Surface rent کے
ایگریمنٹ کی فوٹو کاپیاں فراہم کی جائیں؛

(iii) آیا حکومت لائسنسوں، ماربل، ریت اور شینگل خواڑ کے تمام 'لیز' کو منسوخ کر کے وزیر موصوف کی نگرانی میں کھلے عام نیلام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ محکمہ کو کروڑوں / اربوں کی آمدنی ہو سکے؟
جناب محمود زبیر خان (وزیر معدنیات و فنی تعلیم): (الف) ہاں، محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا نے 2002 سے تاحال نوشہرہ میں دریا کے شمالی علاقے پیرسابق، مصری بانڈہ، میٹک، مغلکی اور نندرک میں کئی افراد کو محکمہ کے قوانین کے مطابق لائسنس اور مائننگ لیز الاٹ کئے ہیں، نیز مذکورہ لائسنس اور مائننگ لیز کی الاٹمنٹ کے دوران کوئی سیاسی اور بااثر افراد کا عمل دخل شامل نہیں ہوتا اور مذکورہ لائسنسز اور مائننگ لیز محکمہ کے قانون کے مطابق الاٹ ہوتے ہیں۔

(ب) (i) مذکورہ افراد جن کو لائسنس اور مائننگ لیز الاٹ ہوئے ہیں، ان کے نام اور مکمل پتے مذکورہ لسٹ میں شامل ہیں۔

(ii) Surface rent 'لیز ہولڈر' اور مالک جائیداد آپس میں طے کرتے ہیں اور تنازعہ کی صورت میں معاملہ ڈسٹرکٹ District Surface Rent Committee کو بھیجا جاتا ہے جس کیلئے حکومت خیبر پختونخوا نے مورخہ 14-11-2005 کو ضلعی سطح پر Surface Rent Committee بنائی ہے جس کی نوٹیفیکیشن کی کاپی بحوالہ No.SO-IV/IND/1-94/2005 dated 14-09-2005 ملاحظہ کی گئی۔ جہاں تک Surface Rent Agreement کا تعلق ہے، نہ تو کسی 'لیز ہولڈر' نے اس کی کاپی جمع کرائی ہے اور نہ کسی مالک جائیداد نے Surface rent نہ ملنے کے متعلق کوئی شکایت کی ہے۔ شکایت کی صورت میں محکمہ ضروری کارروائی کرتا ہے۔

(iii) مائننگ 'کنسیشن' رولز کے مطابق بغیر کسی وجہ لائسنسوں، ماربل، ریت، شینگل خواڑ کے لیز منسوخ نہیں کئے جاتے۔ جہاں تک ریت، شینگل وغیرہ کا تعلق ہے، یہ ادنیٰ معدنیات کے زمرے میں آتے ہیں اور مائننگ 'کنسیشن' رولز 2005 کے تحت ہر ضلع میں حکومت نے ڈسٹرکٹ آکشن کمیٹی بنائی ہے جو کہ ان معدنیات کی نیلامی و تقاضو قائم مقررہ معیار پورا ہونے کے بعد کرتی ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبھی شتہ؟

جناب پرویز احمد خان: او شتہ جی۔ دوئ د معدنیات تو پہ حوالہ سرہ چھی کوم جوابونہ را کبری دی، دا بالکل درست نہ دی۔ کہ تاسو هغلتنه و گورئ، زمونر د ٲول نوبنار بیره هم دې معدنیاتو غرقه کره۔ د دوئ چھی کوم دغه دے، د دوئ یو ایم ڈی او

وی، یو ڈی سی او وی او دوئی وائی چچی پہ دیکھنی د سیاسی او بااثر خلقو دغہ به وی۔ آیا زہ د دوئی نہ دا تپوس کول غواړم چچی دا بااثره او سیاسی، دا چچی ټولونہ دا غتہ اداره د دوئی دا، ډیپارٹمنٹ دے چچی راخی او پہ دننه د پردے شا تہ دوئی لیزونہ مقرر وی، لائسنسونه مقرر وی، د دنیا کروړونو روپیئ زمونږ پہ نوبنار کبھی د شگونہ راخی، د ماربلونہ راخی، د کرسونونہ راخی، پہ ایمان چچی روډونہ ئے راتہ تباہ کرل، روډونہ جوړپیری او د دوئی دا 22 تن تریلی پری خی۔ زہ وایم چچی دې تہ یو کمیٹی جوړه کړئ او او دا شے بالکل، دا کاروبار چچی کوم دے، د ډیپارٹمنٹ دننه دننه دا کاروبار روان دے، دا د مکمل بند کړے شی، ټول عوام د دې نہ پہ تکلیف کبھی دے۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آزیبل ستار خان جی۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، شکریہ۔ اس سوال سے متعلق کافی مسائل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، سپلیمنٹری۔

جناب عبدالستار خان: ہمیں بھی پیش آتے ہیں۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے سرکہ یہ Surface rent جو ہے، جو لیز ہولڈر اور مالک زمین طے کرتے ہیں، کیا Surface rent اگر وہ آپس میں طے نہ کریں تو وہ لیز جو ہوتا ہے، وہ Applicable ہوتا ہے یا قانونی ہوتا ہے؟ یہ پورے صوبے میں ایک مسئلہ آ رہا ہے سر، میرا یہ سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی آزیبل مسٹر صاحب، محمودزیب۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر صاحب! وزیر زمونږہ ډیر معزز او نوبزادہ صاحب دے، بنہ سرے دے خو بھر حال لږ ډیر پہ دې د خدائے د پارہ رحم پکار دے۔ نوبنار مکمل تباہ دے او دا د مکمل سٹینڈنگ کمیٹی تہ حوالہ شی۔ کروړونہ روپیئ د ورخی د دوئی خلق گتھی او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آزیبل مسٹر صاحب! کمیٹی کوجائے؟

جناب محمودزیب خان (وزیر معدنیات و فنی تعلیم): جناب سپیکر، پرویز احمد خان دا سوال کړے دے، زہ خو حیران دا یم، زمونږہ خو د پیر سباق او د دغہ والا، دوئی د نوبنار ذکر کړے دے د پیر سباق، د مصری بانډې، د میشک او مغل خیل، پہ

دیکھنے جي دوہ نمونہ گيجونہ دی، یو هغه دے چي مونبرہ Prospecting License ورکری دے، لکه په دغی کبني کرش او لائسنسینون والا لیزز دی۔ هغه مونبرہ لا اول پی ایل ورکری دی، د پی ایل نه بیا هغه مائنگ لیز ته تلی دی نو هغه لیز کینسلول خو جي زمونبرہ د وس کار نه دے، هغه که کینسل کوی نو د قانون لاندی، هغوی پوره قانون ورکوی، بیا هغوی خلقو سره، د مالکانو سره خپل ایگریمنٹس کری دی۔ دوئی د مائز / منرلز هم خبره کوی، په مائز / منرلز کبني دوئی خبره کوی چي پی سی او، او هلته اسسٹنٹ ڈائریکٹر منرلز او ورسره پی او آر، دا یو کمیٹی ده، هغوی هلته آکشن کوی د ضلعي په سطح باندی د مائز / منرلز، په هغی باندی تر اوسه پورې پرویز خان چرته 'کمپلینٹ' نه دے راوړے چي یره په دی مائز / منرلز کبني پی سی او یا اسسٹنٹ ڈائریکٹر منرلز څه دغه کرے دے، غلطی ئی کری ده یا ئے پکبني زیاتے کرے دے او یا ئے پکبني بے قاعدگی کری ده، تر اوسه پورې ده مونبرہ ته څه 'کمپلینٹ' هم نه دے راوړے۔ ده چي کوم کوئسچن راوړے دے جي، زه خو په دی کوئسچن باندی پخپله، دے وائی چي یو لوٹ مار دے او ایم پی او او یا اسسٹنٹ ڈائریکٹر او یا پی سی او چي دے په خپل طبیعت باندی دغه ورکوی۔ دا څومره گيجونہ چي ورکری کیږی، دا پوره په اخبار کبني د دی اشتهار راځی، بیا پی سی او د دی کوم چي دا آکشن کیږی د دی چیئرمین وی، ورسره ورسره اسسٹنٹ ڈائریکٹر او منرلز دیویلمنٹ آفیسر وی، د هغوی په دغه کبني هغه راځی۔ بیا زمونبره هغه چي کله هغه آکشن وکری، بیا دلته ئے رااولیږی منرلز دیپارٹمنٹ ته، ڈائریکٹر لائسنسنگ ته او هغه د هغی Approval ورکری او د هغی په رڼا کبني دغه وشی۔

جناب سپیکر: تههیک شوه جي، زرقا بی بی، سوال نمبر-----

(شور)

جناب سپیکر: تاسو څه غواړئ، کمیٹی ته؟

جناب پرویز احمد خان: او جي، دا یو کمیٹی ته حواله شی، یو یو-----

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned

Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred.

(Applause)

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: سردار اورنگزیب
نلوٹھا صاحب۔۔۔۔۔

مفتی کفایہ اللہ: دایو سوال موپکبئی اونہ وئیلو۔

جناب سپیکر: ہن، ہغہ نشتہ، ما دوہ خلہ آواز کپے دے۔ زرقا بی بی، دوہ خلہ مپی
آواز کپے دے، نشتہ موؤر۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

145 _ محترمہ زرقا: کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نوشہرہ میں مختلف اشیاء تیار کرنے کے کارخانے موجود ہیں جبکہ ان میں کچھ کارخانے بند
پڑے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ کارخانوں کے بند ہونے کے اسباب کیا ہیں، نیز حکومت ان کو دوبارہ کب تک چالو کرنے کا ارادہ
رکھتی ہے؛

(ii) ضلع نوشہرہ میں کارخانے کس کس چیز کے اور کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) صوبے میں بے روزگاری بہت زیادہ ہے، حکومت بے روزگاری ختم کرنے کیلئے فیکٹریاں لگا رہی
ہے؟

جناب شیراعظم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) نوشہرہ انڈسٹریل اسٹیٹ رسالپور میں صرف تین کارخانے عارضی طور پر بند پڑے ہیں جن
میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی وجوہات ہیں۔ نیز حکومت ان تمام کارخانہ داروں سے ہر قسم کا تعاون کرنے
کیلئے تیار ہے تاکہ بند کارخانے جلد از جلد چالو ہو سکیں۔

(ii) ضلع نوشہرہ میں واقع انڈسٹریل اسٹیٹ میں مختلف اشیاء کے کارخانے واقع ہیں جن کی تفصیل
ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iii) حکومت خیبر پختونخوا میں بے روزگاری ختم کرنے کیلئے اقدامات اٹھا رہی ہے جس کی واضح مثال انڈسٹریل اسٹیٹ میں توسیع اور نئی انڈسٹریل زونز کا قیام عمل میں لانا ہے، جس سے بے روزگاری پر قابو پایا جائے گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب-08-01-2013؛ ثناء اللہ خان میا نخیل صاحب 08-01-2013؛ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب 08-01-2013؛ غنی داد خان 08-01-2013؛ سکندر عرفان صاحب 08-01-2013؛ وجیہ الزمان خان 08-01-2013 اور مرید کاظم شاہ صاحب 08-01-2013۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Leave is granted. Dr. Haidar Ali and Syed Jafar Shah, to please move their joint privilege motion No. 198 in the House, one by one.

جناب عنایت اللہ خان جدون: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، جب یہ ایجنڈا ختم ہو جائے، ایجنڈا کے بعد۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر! مجھے تھوڑا سا ٹائم دیدیں، بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد دیتا ہوں، ٹائم دیتا ہوں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: صرف پانچ منٹ دیدیں سر۔

جناب سپیکر: دیتا ہوں، ایک گھنٹہ دوں گا لیکن بعد میں، ابھی حیدر علی، ڈاکٹر حیدر علی۔

Dr. Haidar Ali: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move-----

جناب نصیر محمد میداخیل: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی آپ کو، ایجنڈا نمٹانے کے بعد دو گھنٹہ بولیں۔ ڈاکٹر حیدر علی۔

جناب نصیر محمد میداخیل: ایس اتچ او صاحب شہید ہو گئے ہیں، ان کے متعلق بات کرنی تھی۔

Dr. Haidar Ali: Honourable Mr. Speaker, thank you very much----

جناب نصیر محمد میداخیل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایجنڈا کے بعد بالکل آپ بولیں جی۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Dr. Haidar Ali, please.

Dr. Haidar Ali: I intend to move a privilege motion against the Vice Chancellor, Swat University, for not constituting the Senate, as required under the regulation applicable to the University in question. Moreover he has not made any request to the Speaker Provincial Assembly for nominating one of the Members of the Provincial Assembly to be a member of the Senate. This act of the University authority is tantamount to breach of the privileges of the Speaker as well as the entire House. Therefore, it may be referred to the Privilege Committee, please.

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ۔۔۔۔

بیرسٹرارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آزیبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: بالکل جی، مونبرہ ئے سپورٹ کوڈ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

تحریک التواء

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his adjournment motion No. 345.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک التواء نمبر 345 آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی

جسارت کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر،۔۔۔۔

ایک آواز: نمبر دیکھ لیا ہے اس کا؟

مفتی کفایت اللہ: تین چار پانچ۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی جی، اچھا ہے، ٹھیک ہے مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، معمول کی کارروائی روک کر مفاد عامہ کے اہم مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ سال 2007 میں سابقہ حکومت نے صوبے کے مختلف ہسپتالوں میں تین سالہ کنٹریکٹ پر ہو میوڈاکٹرز، حکماء اور دوسرا ضروری عملہ جو کہ 128 افراد پر مشتمل عملہ تھا، محکمہ صحت کے مکمل پروسیجر کے تحت باقاعدہ ضلعی سطح پر سکریٹنگ ٹیسٹ پہ بھرتی کیا تھا۔ ہر ضلع میں ایک ہو میو بیٹھک ڈاکٹر، ایک حکیم اور صوبائی سطح پر ایک اسٹنٹ ڈاکٹر، اسٹنٹ ڈاکٹر طب اسلامی کا انتخاب کر کے تین سالہ کنٹریکٹ پر بھرتیاں کی تھیں اور ہر ملازم سے باقاعدہ سی پی فنڈ کی مد میں کٹوتیاں بھی کی جاتی تھیں، جس کی وجہ سے صوبے کے لوگوں کو روایتی طریقہ علاج کی بہ نسبت زیادہ فائدہ ہوتا تھا۔ اسی طرح مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کے اجلاس میں، جس میں محترم جناب سپیکر، محترم وزیر صحت اور وزیر خزانہ اور سیکرٹری صحت بھی موجود تھے، نے مذکورہ ڈاکٹروں اور حکیموں کو ریگولر کرنے کی سفارش کر کے محکمہ صحت نے باقاعدہ ایک سمری تیار کر کے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی منظوری کیلئے بھجوائی ہے۔

چونکہ صوبہ پنجاب، کشمیر میں ہو میوڈاکٹرز اور حکماء مستقل بنیادوں پر کام کر رہے ہیں لیکن ہمارے صوبے میں سال 2010 سے مذکورہ ڈاکٹرز بغیر تنخواہوں کے مریضوں کی خدمت کر رہے ہیں حالانکہ صوبائی حکومت نے 50 آسامیاں 'سیٹلشن' کی تھیں لیکن ان میں صرف تقریباً چار پانچ اضلاع میں کام کرنے والوں کو تنخواہیں دی جاتی ہیں لیکن بغیر تنخواہ یہ کام کرنا سراسر نا انصافی اور ظلم ہے۔

لہذا صوبائی حکومت صوبے کے مختلف ہسپتالوں میں سال 2010 سے بغیر تنخواہ کے کام کرنے والے ان 50 ہو میوڈاکٹرز اور حکماء کو ریگولر کرنے کیلئے ضروری اقدامات کرے تاکہ 50 خاندانوں کو معاشی قتل اور بے روزگاری سے بچایا جاسکے اور انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔

میں اس پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی بالکل۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، یہ ایک تجربہ تھا، مختلف علاج کے جو طریقے ہیں، اس کیلئے ایلوپیتھک اور ہو میو، اس طرح حکیم، تو یہ تمام یونانی طب سے یہ چیزیں نکلی ہوئی ہیں اور جو ڈاکٹر لوگ استعمال کرتے ہیں ایلوپیتھک والے، وہ زیادہ زود اثر ہے لیکن بنیاد وہی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر ایم ایم اے گورنمنٹ نے یہ آسامیاں Create کی تھیں اور جناب سپیکر، آپ حیران ہونگے کہ اگر آپ دیکھیں، ان سے زیادہ لوگوں کو فائدہ ہوا ہے بہ نسبت اس مروجہ علاج کے۔ جب فائدہ بھی ہو رہا تھا اور زیادہ خرچہ بھی نہیں تھا اور

صحت ایک ایسا اہم شعبہ بھی ہے تو مجھے نہیں معلوم کہ پھر بعد میں کیا ہوا اور حکومت کی ترجیحات کیوں تبدیل ہوئیں؟ اب یہ لوگ جی باہر کھڑے ہیں اور وہاں انہوں نے بیسز اٹھائے ہوئے ہیں، کتے اٹھائے ہوئے ہیں، کئی دنوں سے احتجاج کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر کھڑے ہیں، باہر کھڑے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں، وہ بھی بیچارے باہر کھڑے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

مفتی کفایت اللہ: تو ان کے اوپر رحم کر دیا جائے اور ایک بات میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کہیں تنخواہ دی جا رہی ہے، کہیں نہیں دی جا رہی تو 2010 سے وہ بیچارے اس امید پر کام کر رہے ہیں کہ ہمیں تنخواہیں ملیں گی تو مجھے امید ہے کہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہمارے لاء منسٹر صاحب اس کو Okay کر لیں گے۔ اگر آپ اس کو اجازت دیتے ہیں، تحریک التواء کو باقاعدہ منظور کرائیں تو بھی ذرا تفصیلی بحث ہو جائے گی اور اگر وہ آج ہی ہمیں مطمئن کر دیتے ہیں، اس کیلئے راستہ نکالتے ہیں تو ہمیں زیادہ تسلی ہو جائیگی۔

جناب سپیکر: پوچھ لیتے ہیں نا، جی گورنمنٹ سے۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آزیبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے مفتی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ وہ خود ان سے علاج کرتے ہیں، ایسے لوگوں سے؟

جناب محمد حاوید عباسی: سر! ان کی تمام بیماریوں کا علاج ان کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: (توقفہ) جی اچھا۔ آزیبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مفتی صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہیے کہ اپنے زمانے میں جو یہ پوسٹیں انہوں نے نکالی ہیں، انہوں نے یہ کنٹریکٹ والے کیوں نکالے، Permanent نکال لیتے تاکہ بس بات ہی ختم ہو جاتی لیکن چلیں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: تاکہ آپ لوگوں کو بھی ثواب مل جائے۔

وزیر قانون: (توقفہ) یہ ہمیں بھی ثواب کے کام میں، کار خیر میں جو ہے ہمیں شامل کرنا

چاہتے ہیں تو میں جی اس فلور آف دی ہاؤس سے ڈی جی ہیلتھ کو ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ Within one

week جو ہے، یہ ان سے میٹنگ بھی کریں اور اس کے اوپر 'پراپر' ورکنگ پیپر بنا کر گورنمنٹ کو Approval کیلئے بھجوائیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you.

جناب محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر! میں اس پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: آپ خراب بات نہیں کریں گے۔
جناب محمد حاوید عباسی: نہیں جی، ایک منٹ، میں اس پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: نہیں، مجھے پتہ ہے، یہ مجھے پتہ ہے آپ پہ آرہا ہے۔
جناب محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر! بس ایک منٹ مجھے دیدیں۔
جناب سپیکر: نہیں ابھی نہیں، مجھے پتہ ہے آپ مفتی صاحب کو چھوڑتے ہیں۔
توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Hafiz Akhtar Ali Sahib, call attention notice No. 836.

حافظ اختر علی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ PK-28 مردان میں گورنمنٹ پرائمری سکول چرچوڑ مردان اور گورنمنٹ پرائمری سکول چلگزی اکرام پور مردان کی چار دیواری دو تین سال سے مسندم ہو چکی ہے اور باقی ماندہ حصہ خدا نخواستہ کسی بھی وقت طلباء پر یا عوام الناس پر گر سکتا ہے اور کسی جانی نقصان کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ محکمہ ایجوکیشن مردان کو بار بار متنبہ کیا گیا ہے لیکن آواز صدا بصرہ ثابت ہوا ہے، لہذا حکومت فوری نوٹس لیکر اصلاح احوال کرے اور طلباء پر شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسئلہ حل کرے۔

جناب سپیکر صاحب، زہ د دے سرہ صرف دا وضاحت کول غوارم چپی دا مخکبئی ہم دا مسئلہ ما دلته کبئی پہ ایوان کبئی پیش کپی دہ او بیا مونر تہ یقین دھائی ہم را کپی شوی دی، منسٹر صاحب پہ ہغی کبئی د دلته نہ ڈائریکشن ہم ور کرے وو خود افسوس خبرہ دہ چپی تراوسہ پوری پہ ہغی بانڈی شہ Implementation نہ کبئی او شہ عملی کار نہ کبئی۔ لہذا پکار دا دہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کوم یو سکول دے، چرچوڑ والا؟

حافظ اختر علی: دا دواړه جی ما په دیکنبې Mention کړی دی کنه جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

حافظ اختر علی: خو چې Strict هدايات ورکړی او د دې۔۔۔۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ آپ نے پہلے بھی ڈائریکشن دی تھی لیکن عمل نہیں ہوا ڈائریکشن پہ۔ آنریبل ممبر صاحب بتا رہے ہیں کہ۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بالکل حافظ

صاحب مخکبني هم دا مسئلہ راپورته کړې وه او زموږ سره یو سکیم دے د اے دی پی نمبر 56، DFID په تعاون سره والدین اساتذہ کونسل ته به چې مونږ کومې پیسې ورکولې، د فنانس په وجه باندې دغه ریلیز مونږ ته نه وو شوی، هغه ریلیز اوس وشو او زر تر زره به ان شاء الله پی تی سیز ته دغه پیسې ورکړې شی او د دغې دواړو سکولونو چار دیواری به مکمل شی۔ نو Delay پکبني راغی خو وجه دا وه چې فنانس مونږ ته ریلیز نه وو کړی نو هغه ریلیز اوس وشو نو زر تر زره به په هغې باندې سپیکر صاحب، مونږه کار شروع کړو۔

جناب سپیکر: دا خومره ورځو کبني به ان شاء الله ستا سوخه اراده۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ډیر زړه به ان شاء الله مونږه په دې باندې کار شروع کړو۔

جناب سپیکر: زموږه ورځې هم ډیرې د شمار پاتې دي۔ ہمارے دن بھی۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: او زموږ د ورځو نه به په مخکبني ورځو کبني ان شاء الله دا کار شروع کړو کہ خیر وی۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: Thank you. Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his call attention notice No. 853.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی

توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت کے علاقہ درابن میں مورخہ

23 دسمبر کو مقامی پولیس نے عوام پر فائرنگ کھول دی جس سے موقع پر کئی افراد زخمی ہو گئے اور ایک

شخص جان بحق ہو گیا۔ سابقہ ڈی آئی جی ڈیرہ، قاضی جمیل صاحب نے اس مسئلے کے حل کیلئے کچھ کوشش بھی کی مگر ان کی ٹرانسفر کے بعد نہ صرف اس کا حل التواء کا شکار ہے بلکہ عوام میں بھی سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ مختصر بات کے بعد اس کا مناسب حل تجویز کیا جائے۔

سر، اس میں میری مختصر گزارش یہ ہوگی کہ چند ماہ پہلے بھی اس سلسلے میں میں اس ایوان میں کال اینشن پیش کر چکا تھا کہ وہاں پہنیشن ہے، عوام جو ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ لاری اڈہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی جانب سے ابھی ٹی ایم اے کو ملنا چاہیے اور یہ ہمارا پرانا اڈہ ہے۔ مقامی پولیس یہ سمجھتی تھی کہ ہمیں ہمارے پر دیوار کھڑی کریں گے اور اس طریقے سے سیکورٹی کا Arrangement بنائیں گے۔ معاملہ بڑھتا گیا، اسی ہاؤس سے جناب منسٹر صاحب نے مہربانی کی تھی اور اس وقت کمشنر صاحب نے اس سلسلے میں کچھ اقدامات کئے لیکن چونکہ وہ مسئلہ حل ہی نہیں ہوا تھا تو وہ ایک مسئلہ جو تھا، اس نچ پھینچا کہ وہاں پہ فارنگ ہو گئی اور افسوس کی بات سر، یہ ہے کہ اگر آپ منتشر کرنا چاہتے تو Aerial firing بھی ہو سکتی تھی لیکن پولیس نے 'مارگنڈ' فارنگ کی اور ایک بیچارہ سر پہ لگا اور وہ پولیس کے ہاتھوں جان بحق ہو گیا۔ تو یہ اس قسم کا مسئلہ شاید کہیں ہو، سٹیٹ کی طرف سے اگر اس قسم کے اقدامات ہوں۔ میری سر منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ کوئی ایسا حل اس کا تجویز کیا جائے کیونکہ جیسے آپ نے کہا کہ ہماری اسمبلیوں کی مدت بھی بہت مختصر ہے، کہ جامع ہو اور ان لوگوں کو ریلیف بھی جلدی ملے۔ میری سر، یہ پرزور گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ پہلے بھی ہم نے اس میں کچھ اقدامات کئے تھے، کمشنر صاحب ڈیرہ اسماعیل خان کو یہ ذمہ واری سونپی گئی تھی لیکن Unfortunately پھر بھی یہ واقعات پیش آئے تو اس پہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے، اس وقت ایک شخص فوت ہو چکا ہے اور اس کو گولیاں لگیں لیکن یہ بات بھی ریکارڈ پہ آنی چاہیے کہ جہاں تک مجھے جو بریفنگ ملی ہے کہ اس تھانے کے ایس ایچ او صاحب کو زود کو بھجوا دیا گیا اور پھر جب اس نے تھانے کے اندر پناہ لینے کی کوشش کی تو Mob تھانے کے اندر جانے کی کوشش کر رہا تھا تو اس میں پھر Aerial firing زیادہ تر ہوئی لیکن یہ ایک اس قسم کا Unfortunate واقعہ ہوا تو اس پر ہمیں افسوس ہے، جو بھی ہوا یہ اچھا نہیں ہوا ہے، برا ہوا ہے۔ اس وقت جو ہے کمشنر صاحب بھی کریں گے، میری تو یہ خواہش ہوگی اور میری استدعا ہوگی کہ گنڈاپور صاحب جائیں اور یہ مناسب سمجھیں تو مولانا عطاء الرحمن صاحب ہو جائیں گے ان کیساتھ اور کمشنر صاحب کیساتھ مل کر تو یہ Patch up بھی

ہو جائیگا اور یہ جو اڈے کی دیوار کا مسئلہ ہے، یہ بھی ہو جائیگا اور ان شاء اللہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ وہاں پر لوکل پولیس اور کمشنریہ سارے ان شاء اللہ ان کیساتھ مکمل تعاون کریں گے اور یہ لوگ خود ہی اپنا چونکہ لوکل معاملہ ہے تو خود ہی اس کا بہتر حل نکال لیں۔ اگر یہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you. Honourable Minister for Higher Education.

ان کے Behalf پر کون بولے گا؟

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہائر ایجوکیشن آپ کریں گے؟

وزیر قانون: جی۔

ہنگامی قانون بابت خیبر پختونخوا جامعات، مجریہ 2012 کا ایوان کی میر پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Law Minister Sahib, honourable Law Minister, on behalf of Higher Education Minister, to please lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa Universities (Amendment) Ordinance, 2012.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of Minister for Higher Education, I wish to lay before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa Universities (Amendment) Ordinance, 2012. Thank you.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون، مجریہ 2012 کا متعارف کرایا جانا

{ پروانشل سروسز اکیڈمی (خیبر پختونخوا) }

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please introduce before the House, the Provincial Services Academy (Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2013.

Minister for Law: Thank you, Sir. I wish to lay before this august House, the Provincial Services Academy (Khyber Pakhtunkhwa) Bill, 2013. Thank you.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت ٹریول ایجنسیز، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Sports and Tourism, to please introduce before the House the Travel Agencies (Amendment) Bill, 2013.

Syed Aqil Shah (Minister for Sports): Mr. Speaker Sir, I intend to introduce the Travel Agencies (Amendment) Bill, 2013 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی)، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا
(خیبر پختونخوا ہاؤٹل اینڈ ریستورانٹس)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Sports and Tourism, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Hotels and Restaurants (Amendment) Bill, 2013.

Minister for Sports: Mr. Speaker Sir, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Hotels and Restaurants (Amendment) Bill, 2013 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی)، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا
(خیبر پختونخوا ٹورسٹ گائیڈز)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Sports and Tourism, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Tourist Guides (Amendment) Bill, 2013.

Minister for Sports and Tourism: Mr. Speaker Sir, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Tourist Guides (Amendment) Bill, 2013 in this august House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی)، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا
(خیبر پختونخوا ہائیڈل ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Energy and Power, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Hydrel Development Organization (Amendment) Bill, 2013.

Mr. Rahimdad Khan {Senior Minister (Planning & Development): Honourable Speaker Sir, I wish to introduce the Khyber

Pakhtunkhwa Hydrel Development Organization (Amendment) Bill, 2013 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون، مجریہ 2012 کو زیر غور لانے کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا
(خیبر پختونخوا میں 'غبر' رسم کا خاتمہ)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Social Welfare & Women Development, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Elimination of Custom of Ghag Bill, 2012.

محترمہ ستارہ اہاز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): میں Khyber Pakhtunkhwa Elimination of Custom of Ghag Bill, 2012 کو فوری طور پر زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Elimination of Custom of Ghag Bill, 2012 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مسودہ قانون، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا
(خیبر پختونخوا میں 'غبر' رسم کا خاتمہ)

Mr. Speaker: 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Clause 1 stands part of the Bill. Honourable Minister for Social Welfare and Ms. Noor Sahar Bibi, to please move their amendments in paragraph (b) of sub clause (1) of Clause 2 of the Bill, one by one.

Minister for Social Welfare: Sir, I beg to move that in Clause 2, in sub clause (1), for paragraph (b), the following shall be substituted, namely: "(b) 'Ghag' means a custom, usage, tradition or practice whereby a person forcibly demands or claims the hand of woman, without her own or her parents or wali's will and free consent, by

making an open declaration either by words spoken or written or by visible representation or by an imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, in a locality or before public in general that the woman shall stand engaged to him or any other particular man and that no other man shall make a marriage proposal to her or marry her, threatening her parents and other relatives to refrain from giving her hand in marriage to any other person, and shall also include obstructing the marriage of such woman in any other manner pursuant to such declaration.”

جناب سپیکر: جی، نور سحر بی بی۔

Ms. Noor Sahar: Thank you, Speaker Sir, -----

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: It's the same۔ جناب سپیکر، دا اماند منٹ چھی
مخکبھی شوے دے نو د نور سحر دا او دا It's the same۔

جناب سپیکر: دا Explanation تا سو پریبنو دو، Explanation او وائی لہ۔

Minister for Social Welfare: “**Explanation.** - For the purpose of this definition, ghag shall also include ‘awaz’, ‘noom’ or any word or phrase, denoting such declaration.”

And it's the same ji چھی کوم نور سحر کرے دے او دا یو دی، We cover
all ji، پہ دیکبھی دا ہول ہر خہ مونہہ Cover کری دی۔

جناب سپیکر: نہ د دې Wording جدا دے، Wording میں فرق ہے نا۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: سر، Meaning خو ئے Same دے، It's the
_same

جناب سپیکر: آپ ان سے ریکویسٹ کریں، میں نے تو نہیں کیا ہے انہوں نے کیا ہے۔

Minister for Social Welfare: It's the same stance.

محترمہ نور سحر: ٹھیک ہے سر، اگر اس کی Meaning Same ہے تو بس کوئی بات نہیں، میں
Withdraw کرتی ہوں سر۔

Mr. Speaker: Thank you. Amendment withdrawn, the motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments moved by the honourable Minister are adopted and stand part of the Bill. Paragraphs (a) and (c) of sub clause (1) and sub clause (2) of Clause 2 also stand part of the Bill. Honourable Minister for Social Welfare and Ms. Noor Sahar, to please move their amendments in Clause 3 of the Bill, one by one.

Minister for Social Welfare: Sir, I beg to move that for Clause 3, the following shall be substituted namely: "**Prohibition of Ghag.** - No one shall demand the hand of a woman in marriage by way of Ghag." Again I will request the honourable MPA, it's the same.

Wording نئے چینج دے خو it's the same thing، نو ریکویسٹ بہ کوم چي دا واپس واخلى۔

Mr. Speaker: Ji Bibi, withdrawn?

محترمہ نور سحر: سر، دلته Forcibly دے او زہ وایم چي Without consent وليکئي، داسي دا Word چي دے Without consent ما ته صحيح بنکاريدو خو چي دوئي وائي چي تهپیک دے نو بس تهپیک دے، Forcibly او Without consent په ديکبني بہ سموئي۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

Ms. Noor Sahar: Ji Sir, withdrawn.

جناب سپيکر: دا تاسو ته پکار ده چي د مخکبني نه مو کړه وے نو دا دومره ما ته،
یہ ضروری ہوتا ہے کہ آپ آپل میں Consensus build up کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the amendment moved by the honourable Minister is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: Honourable Minister for Social Welfare, to please move her amendment in Clause 4 of the Bill.

وزير برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: سپيکر صاحب، یو ریکویسٹ مې کولو، که تاسو دا
تول وگورئ نو نور سحر بي بي ته که زه ریکویسٹ وکړمه چي It's the same
چي کوم دوئي پکبني امنډمنتس کړي دي او چي کوم په ديکبني دي۔

جناب سپیکر: پہ دیکھنی دھغی نشته، دا دغه دے۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: نو بس جی At once دا ریکویسٹ دھاؤس نہ کومہ، کہ دا پاس کری، اماند منٹیس مونبرہ پکھنی کری دی نو ستا سو بہ ہم Time save شی او د دوی بہ ہم Time save شی چہ کوم اماند منٹیس دی، کہ د چا پرہی خہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دھغی نور نشته، ون بائی ون تاسو بہ وایی جی۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: بنہ جی بنہ۔

Mr. Speaker: It's the procedure-----

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: بنہ جی۔

جناب سپیکر: لیجسلیشن پروسیجر کے تحت ہوگی اور دوسرا منڈمنٹ لانے والے کو Discourage بھی نہ کریں۔ اچھی بات ہے کہ کوئی انٹرسٹ لے، یہ تو ساری لیڈیز لے رہی ہیں یا مفتی صاحب لے رہے تھے، وہ تو نکل گئے، انہوں نے کچھ نہیں لایا۔ جی آپ اپنا پڑھ لیں جی، جو اماند منٹ لانا چاہ رہی ہیں۔

Minister for Social Welfare: Ji, amendments in Clause 6.

Mr. Speaker: 4, Clause 4.

Minister for Social Welfare: Speaker Sahib, I beg to move that for Clause 4, the following shall be substituted, namely:

“**Punishment.** – Whoever contravenes the provisions of section 3 shall be punishable with imprisonment of either description for a term which may extend to fourteen years, but shall not be less than three years, and shall also be liable to fine upto five hundred thousand rupees.”

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: خبرہ داسی دہ چہ آیا دا منسٹری صاحبی پخیلہ دا اماند منٹ راوہے دے، کہ نہ دا د چا پہ وینا باندہی راغلے دے؟ کہ د چا پہ وینا باندہی راغلے وی نو کم از کم بیا Proportionate دھغی سرہ دغه پکار دہ جی سزا چہ کومہ دہ، It should be proportionate to the crime ‘Ghag’ لکہ مونبرہ ورلہ Seven years propose کہری وہ دیپارٹمنٹ خو بہر حال د مختلف انستی تیوشنز نہ چہ

کوم دے هغه آرڊرونه راشي چي دا داسي داسي وکړي ليجسليشن کبني، جي دا د اسمبلي Prerogative دے، دا د Elected نمائندگانو حق دے او چي کوم اوريجنل دغه دے، زما به دا ریکويست وي چي Seven Years چي کوم ډيپارټمنټ Propose کړي دے، کابيني هم دغه پاس کړي دے، We should Dictation او retain the seven years Fourteen years مطلب دا دے چي داسي مونږ له نه دي اخستل پکار.

جناب سپيکر: نه جي، په ديکبني هغه سزا ډبل شوې ده کنه جي، تاسو څه وايئ منسټر صاحب؟

وزير برائے سماجي بهودو ترقي نسواں: دا جي It's a crime او په ديکبني خود دي نه هم زياته سزا وي نو څه غلطه خبره خو نه ده چي We want to stop this crime نو هغه که Seven years وي او که Fourteen years وي، که Fourteen years وي نو May be we can control this custom دے نو هغه دا نه دے چي مونږه د يو کس نه تپوس کړي دے، مونږه د لاء ډيپارټمنټ سره هم په دي باندې ډسکشن کړي دے، We discussed with several peoples نو After I think، نو I think که Fourteen years وي نو منسټر صاحب ته به زه ریکويست وکړم چي دا خويو کرائم دے چي Which we want to stop نو It should be a very big دغه جي.

جناب سپيکر: جي، آئزبل لاء منسټر صاحب.

وزير قانون: مونږ د دي Custom خلاف يو او بالکل دا ودرول پکار دي، مونږه د خپلو خويندو سره، د خپلو بچو سره ولاړ يو او مونږه وايو چي دا بند کړو خو خبره دا ده جي چي Ultimately touchstones چي کوم دي، مونږه خو جي عدالتونو کبني وخت تير کړي دے، هلته مونږه گورو چي خلقو ته پکبني سزائے موت هم ملاويږي، خلقو ته پکبني عمر قيد هم ملاويږي، لس او شل کاله قيد به ملاويږي خو Proportionately چي کومه ده، دا سزا د هغې کرائم مطابق هغه هومره پکار ده. يو سره که آواز وکړي نو Seven years، لکه دا Fourteen years چي کوم دے گوره دا يو آواز د پاره زما به کم از کم، زمونږ خود دي Profession سره ډير وخت ما تير کړي دے، پريکټس مې هم کړي دے جي، ما ته خو مناسب

نه بنڪاري، باقي چي دوئ وائي نو خو لڪه دا يو غير مناسب غوندي ڪنبي دغه
شى-----

جناب سپيڪر: جي ودريره، اسرار خان هم پڪنبي لرو اوڙو جي۔
جناب اسرار اللہ خان گنڊاپور: سر! میں بھی لاء منسٹر صاحب کو Second کرنا چاہتا ہوں کیونکہ سر،
Basically یہ Cr.PC کے نیچے آپ ان پہ دفعات لگائیں گے۔ اگر (a) 7 کے نیچے آپ کی سات سال
وہاں پہ Imprisonment ہے تو آیا یہ اس ہاؤس کیلئے ممکن ہوگا کہ ہم یہاں سے دفعہ تو اس پہ (a) 7
لگائیں اور وہاں پہ آپ اس کو Fourteen years کر دیں۔ میرے خیال میں یہ بھی ایک
Complication ہوگی، تو ذرا منسٹر صاحبہ اس کو بھی دیکھیں۔

جناب سپيڪر: کیا خیال ہے کہ کوئی کورٹ میں جائے گا اور اس کو وہ کر لے گا؟
جناب اسرار اللہ خان گنڊاپور: نہیں سر، مطلب ہے آپ جب ایف آئی آر دیں گے تو ایف آئی آر میں تو
آپ کو دفعات لگانا پڑیں گی۔ اس دفعے کی جب ایک سزا Cr.PC میں موجود ہوگی اور اس ایکٹ کے
نیچے آپ شاید اس کو ڈبل کر سکیں گے، یہ بھی ایک Question mark ہوگا۔
جناب سپيڪر: جی بی بی! تاسو ڇه وايي؟

وزير برائے سماجی بہبود و ترقي نسواں: چي دوئ وائي نو بس تھيڪ ده Seven years نئے
ڪريئ او دوئ وائي According to قانون پڪار وو جي چي دا لاء والا چي ڪله
مونڙو دا ليڙلو دوئ له چي امنڊ منٽيس وي يا ڇه وي، دوئ ته مونڙو ليڙلو نو پڪار
وه چي هغه ٿا نم-----

محترمہ مسرت شفيع ايڏو ڪيٽ: سپيڪر صاحب!
جناب سپيڪر: ودريره جي دا مونڙو سره مسرت شفيع اورو نو بيا به تاسو، جي مسرت
شفيع بي بي۔

محترمہ مسرت شفيع ايڏو ڪيٽ: په ديڪنبي Physical torture نشته ڪنه، Mental
torture پڪنبي Involve دے نو Seven years نه زيات نه شي ڪيدے۔

جناب سپيڪر: بيا پڪنبي وروستو ڊڙي مزې هم ڪوي ڪنه، دوہ دوہ، څلور څلور پري
مري۔ جي مسرت-----

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: دا خو فائرنگ، 506 او نورې دفعې پرې لگی۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: تھیک شوہ جی، بس Seven years کرئی، تھیک دہ
Seven years تے کوئی؟

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, original Clause 4 stands part of the Bill. Clause 5: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, Clause 5 stands part of the Bill. Amendment in Clause 6: Honourable Minister for Social Welfare, to please move her amendment in Clause 6 of the Bill.

Minister for Social Welfare: Sir, I beg to move that for Clause 6, the following shall be substituted, namely: -“**Jurisdiction.** - Offences under this Act shall be triable by the Court of Sessions established under the Code.”

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 7: Honourable Minister for Social Welfare, to please move her amendment in Clause 7 of the Bill.

Minister for Social Welfare: Mr. Speaker, I beg to move that for Clause 7, the following shall be substituted, namely:

“**Offence to be cognizable, non-bailable and non-compoundable.**- (1) The offence under this Act, shall be cognizable, non-bailable and non-compoundable.

(2) The provisions of Code shall mutatis mutandis apply to all the proceedings under this Act.”

The motion جناب سپیکر: Non-compoundable، لاء منسٹر صاحب پھر کہیں گے۔

before the House، ویسے کبھی کبھی اس کا بڑا غلط استعمال بھی ہوگا، نہیں لاء اچھا ہے۔

Minister for Law: She should take lessons from me. جی تو پھر یہ۔

جناب سپیکر: Severe punishment اچھی ہے لیکن ذرا Repercussion, side effects بھی دیکھا کریں۔
ایک آواز: ہاں۔

Mr. Speaker: The motion before the House-----
(Interruption)

جناب سپیکر: میں تو Put کر رہا ہوں۔ The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Clauses 8 & 9 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 8 & 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 8 & 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 8 & 9 stand part of the Bill. Honourable Minister for Social Welfare, to please move her amendment in the long title of the Bill.

Minister for Social Welfare: Sir, I beg to move that in the long title the following shall be substituted, namely: "to eradicate a social evil called 'Ghag'."

(Interruption)

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: او کنہ Long title کنہ، اماندمنت دے پہ Title کبھی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Amendment in Preamble Clause of the Bill: The honourable Minister for Social Welfare, to please move her amendments in Preamble Clause of the Bill.

Minister for Social Welfare: Sir, I beg to move that in the Preamble, for paragraphs 1 to 5, the following shall be substituted, namely:

“WHEREAS the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan provides that the dignity of man, and subject to law, the privacy of home, shall be inviolable and the State shall protect the marriage and the family;

AND WHEREAS the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan ordains that steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam, and to provide facilities whereby they may be enabled to understand the meaning of life according to the Holy Quran and Sunnah;

AND WHEREAS the Shariah gives right to women to enter into valid marriage with their free consent;

AND WHEREAS the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan enjoins upon the State to promote social justice and eradicate social evils;

AND WHEREAS it is expedient to take steps to eliminate such evil practices.”

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill.

مسودہ قانون، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا میں ’غیر‘ رسم کا خاتمہ)

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Minister for Social Welfare and Women Development, to please move for passage of the Bill.

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: کوم خائے کبھی دے؟

جناب سپیکر: یو Page ورلہ ورکھہ کنہ، یو بل Page ورلہ ورکھہ، ہغہ خطا شومے

دے نور سحر بی بی کار پہ دی ہم وشو۔

وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: نہ نہ، بس تھیک شوہ جی۔ میں The Khyber
Pakhtunkhwa, Elimination of Custom of 'Ghag' Bill کو پاس کرنے کیلئے
تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber
Pakhtunkhwa, Elimination of Custom of Ghag Bill, 2012 may be
passed with amendments? Those who are in favour of it may say
'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with
amendments.

(Applause)

جناب سپیکر: شکریہ، اچھی بات ہوتی ہے، کھل کے ادا کیا کریں۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Syed Jafar Shah Sahib, Chairman, Standing
Committee No. 12, on Health, to please move his motion.

Mr. Jafar Shah: Thank you, janab Speaker. I beg to move under sub
rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber
Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988,
that the time for presentation of the report of the Standing
Committee No. 12, on Health Department may be extended till date
and I may be allowed to present the report in the House. Thank
you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in
period may be granted to the honourable Chairman of Standing
Committee No. 12, on Health, to present the report of the
Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those
against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Syed Jafar Shah Sahib, Chairman, Standing
Committee No. 12, on Health, to please present before the House
the report of the Committee.

Mr. Jafar Shah: Thank you. I beg to present the report of the Standing Committee No. 12, on Health Department, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Syed Muhammad Ali Shah, present?

Syed Muhammad Ali Shah Bacha: Yes, I am present.

مجلس قائمہ برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Please, the Chairman, Standing Committee No. 5, on Agriculture, to please move his motion.

Syed Muhammad Ali Shah Bacha: Thank you very much, Janab Speaker. I beg to move under rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture, Livestock and Cooperative Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in period may be granted to the honourable Chairman of Standing Committee No. 5, on Agriculture, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Syed Muhammad Ali Shah Bacha, Chairman, Standing Committee No. 5, on Agriculture, to please present before the House the report of the Committee.

Syed Muhammad Ali Shah Bacha: I beg to present the report of Standing Committee No. 5, on Agriculture, Livestock and Cooperative Department in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

جناب سپیکر: اجلاس کو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب!

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس تاسو د وارو کښې يو مخکښې شئ نو۔
وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: زه جي شکره ستاسو ادا کومه۔

جناب سپیکر: جی۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: ڊيره زياته مهربانی۔ سپیکر صاحب، ستاسو شکره ادا کومه جي چي هغه بله ورځ، پرون د هغي نه مخکښې د استپلشمنٽ په حواله باندې مونږ خبره دلته وکړه او بيا تاسو د و مره فوري طور په هغي باندې ايکشن واخستو او د استپلشمنٽ ډيپارټمنٽ سيکرټري هم تاسو را غوښتے وو، زمونږ د ډيپارټمنٽ سيکرټري هم تاسو را او غوښتو، زه خو ستاسو شکره هم ادا کومه او دا گڼم چي ان شاء الله د هغي سره به زمونږه 4 هزار ايس اي ټي پوسټونه چي دي، هغه سروس رولز چي کله 'فريم' کوي ان شاء الله ټول سکولونه به ورکښي ډک شي۔ زه ستاسو شکره ادا کوم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، ڊيره بڼه ده، بنائسته خبره، اوس د مفتي صاحب، د مفتي صاحب مسئله چي حل شي۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: يو خبره ورسره بله ټرلې کول غواړم۔ سپیکر صاحب، پرون هم ما ستاسو په نوٽس کښې يو خبره راوستې وه چي دا پرائيويټ انستيټي ټيوٽس ريگوليټري اتھارټي چي کومه ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه کوؤ جی۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: دا پرائيويټ انستيټي ټيوٽ ريگوليټري اتھارټي چي کومه ده، د هغي په حواله صرف يو منټ خبره کول غواړم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ودريره جی، دا بانگ وائی۔ دا سوات والا په Monday باندې وائس چانسلسر ضرور را او غواړئ، په دې Monday باندې په ميټنگ کښې، د Monday په ميټنگ کښې۔

وزير اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! وائس چانسلسر صاحب راغله دے۔

جناب سپیکر: هس جی؟

وزیر اطلاعات: ہغہ پریویلیج خو تاسو پیش کریے وو خو وائس چانسلر صاحب راغلیے دے او مونبر راغوبنتے وو، کہ ستاسو یاد شی، او نن ہغہ راغلیے دے۔
جناب سپیکر: او نن سحر نہ وو راغلیے، بابک صاحب ناست وو، مونبر ورتہ ناست وو رانغلو۔

وزیر اطلاعات: نہ جی نہ، ہغہ خو تاسو ما تہ ذمہ واری حوالہ کریے وہ جی او پرون مونبرہ پخپلہ نہ وو، مونبر۔۔۔۔۔

میاں نثار گل کا کاخیل (وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر!
جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

وزیر اطلاعات: او نن ہغہ اوس راغلیے دے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔ نہ کور کینپے دوئی مسئلہ ختمہ نکرہ، بیا بہ راغواہری۔ جی میاں نثار گل صاحب، مختصر یو یو خبرہ کوہ چپی پول و کری جی۔
وزیر جیلخانہ جات: نہیں مختصر جی، پانچ منٹ آپ نے دینے ہونگے سر۔
جناب سپیکر: ہں جی؟

وزیر جیلخانہ جات: پانچ منٹ دینے ہونگے آپ نے، دو تین چار منٹ۔

جناب سپیکر: اذان ہو جائے گی، بات ختم ہو جائے گی۔

وزیر جیلخانہ جات: اذان ہو گئی۔ اذان کے بعد دیدیں مجھے جی، اذان کے بعد دیدیں۔

جناب سپیکر: بس اجلاس کو سہ پہر تین بجے بروز جمعہ مورخہ 11 جنوری 2013ء تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(ا) سبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 11 جنوری 2013ء سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)